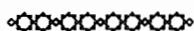


علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ، آنحضرت ﷺ کی تعلیمات کے انقلابی اثرات از جسٹش مفتی محمد تقی عثمنی، حسن اعظم ﷺ از علی حسن ساجد، سید الانبیاء از ابو خسائے، رسول عربی ﷺ بحیثیت معلم اخلاق از پروفسر حافظ عبد الماجد انصاری، صاحب قاب تو سین ﷺ از اقبال احمد صدقی، رسول اللہ ﷺ کا حلیہ مبارک، شامل اشاعت ہیں، علاوہ ازیں لالہ صحرائی حاجی محمد شفیع استیل والا، جناب محمود شام، صاحب اکبر آبادی، اعجاز رحمانی، خالد اختر سعیدی، یونس ہدم اور سلیم گیلانی کی نعمتیں بھی شامل اشاعت ہیں۔ حضور ﷺ کی آل و اولاد کا شجرہ طیبہ، مہربوت کا عکس الطیف، مکاتیب نبوی ﷺ کے روح پرور عکس، اور زیارات کی نادر و نیایاب تصاویر سرور قلب کا باعث ہیں۔ رسائل کے مدیر قاری حامد محمود قادری نے جس عقیدت سے اس گلڈتے کو سجا یا ہے اس پر وہ مبارک باد کے مستحق ہیں۔ ”رحمۃ اللعائین“ نمبر کی کوئی قیمت نہیں، دس روپے کے ڈاک ٹکٹ اور سال کر کے حاصل کیا جاسکتا ہے۔



نام کتاب: ”بلوچستان میں تحریکِ تصوف“

مؤلف: ڈاکٹر انعام الحق کوثر

ضخامت: ۱۳۸ صفحات

قیمت: ۱۰۰ روپے

ملنے کا پتہ: مکتبہ شال، ۲۷۲۔۱، او بلاک ۳، سٹیلائسٹ ٹاؤن، کوئٹہ،

تبصرہ نگار: ڈاکٹر حافظ حقانی میاں قادری

ڈاکٹر انعام الحق کوثر صاحب ملک کے نامور محقق ہیں، وہ اکثر اسلام، سیرت نبوی ﷺ، پاکستان اور بلوچستان سے متعلق موضوعات پر مختلف جوتوں سے نئی نئی معلومات پیش کرتے ہیں، وہ تقریباً چالیس سال سے بلوچستان کو مختلف پہلوؤں سے روشناس کر رہے ہیں۔ اس سلسلے میں ان کی ایسی پندرہ سے زائد کتب شائع ہو چکی ہیں جن کا تعلق کسی نہ کسی طرح بلوچستان سے ہے۔ ان کتابوں میں، تذکرہ صوفیائے بلوچستان، بہت زیادہ مقبول ہے، اس سلسلے کی یہ دوسری کتاب سامنے آئی ہے۔ اس کتاب میں ایک سو میں سے زائد حوالہ جات سے اقتباسات دیئے گئے ہیں۔ اور بعض تحریرات سے بھی مدد لی گئی ہے۔

ابتداء میں جانِ خن کے عنوان سے تین حصوں میں، I ارباب لغت اور اکاابرین کی بیان کردہ تعریف تصوف، II بلوجچستان کا پس منظر، اس کی تہذیبی روایات، اس کی قدامت، اور بلوجچستان کے اسلام سے تعلقات پر روشنی ڈالنی گئی ہے۔ III بلوجچستان میں صوفیائے کرام کی خدمات اور مختلف صوفیا کا مختصر تذکرہ کیا گیا ہے۔ ص ۵۹ سے اصل کتاب ”بلوجچستان میں تحریک تصوف“ شروع ہوتی ہے، ابتداء میں تصوف اور صوفی کے عنوان سے مختلف بزرگوں کی آرکا تذکرہ ہے، اس کے بعد تحریک تصوف کے مختلف ادوار بیان کئے گئے ہیں۔ آغاز اسلام کا دور، صوفیائے اسلام، چشتیہ سہروردیہ، قادریہ، نقشبندیہ کا مختصر تعارف ان سلاسل کے بنیادی بزرگوں کا تذکرہ، آخر میں پاکستانی صوفیانہ شاعری میں تصوف کے عنوان سے عبد الرحمن بابا، بلحش شاہ، شاه عبدالطیف بھٹائی، سلطان باہو، فقیر تاج محمد تاجل، شاہ حسین، پچل سرست، پیر صدر الدین، ہاشم شاہ، علی احمد سائیں، شاہ عنایت رضوی، سلطان الاولیا خواجہ محمد زمان، شیخ ابراہیم، محمود محمد ہاشم ٹھٹھوی، ماںک یوسف، خواجہ غلام فرید، سرت توکلی، ابراہیم جوال سال، کے صوفیانہ اشعار یا ان کا ترجمہ دیا گیا ہے۔ جس میں ان کی خدا تعالیٰ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور اللہ تبارک و تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ ان کی محبت کا پتہ چلتا ہے اور یہ بات واضح ہوتی ہے کہ دراصل تصوف صحبت نیک سے رہ کر رذاکلی نفس سے بدلنے کا نام ہے۔

اور یہ ایمان کا تقاضا ہے کہ رذاکلی نفس کا ازالہ ہو جائے۔ بعض لوگوں کو یہ خیال کر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے تو یہ ذکر واذکار، مجاہدات اور اوراد و وظائف وغیرہ ثابت نہیں، پھر صوفیانہ پر کیوں زور دیتے ہیں۔ اس لئے درست نہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آتے ہی اور اسلام لاتے ہی وہ سلوک کی تمام منازل طے کر لیتے تھے۔ اس لئے ان کو ذکر و اذکار، اور اراد و وظائف کی چند اس ضرورت نہ تھی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا رُخ انور دیکھتے ہیں ان کا ایمان پختہ ہو جاتا تھا۔ اور وہ رذاکلی سے پاک ہو جاتے تھے۔

ڈاکٹر صاحب نے کتاب بڑی محنت سے لکھی ہے، لکھائی چھپائی اور جلد کا غذ سب معیاری ہیں، امید ہے ناظرین اس سے بھرپور استفادہ کریں گے۔ البتہ کتاب پر اشتہارات خصوصاً سودی ایکیوں اور بیگنوں کے اشتہارات کتاب کی اہمیت کو گہنادینے کے متراوٹ ہیں۔